

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ۳/۔ | قیمت سالیانہ معہ محصول ۴/۔

نمبر ۳۴ جلد ۴ | لودیانہ ۲۴ اگست ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نئی کتابیں

جو قصص رنگین اور حکایات دلگزین سے مملو ہیں قیمت جنکی خریدار کے لئے ۴ تک بلا محصول اور زیادہ ۴ سے معہ محصول ہی جن جن صاحبوں کو خریدنا کتب مذکور کا منظور ہو زر قیمت بھیجکر صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے منگالیں*

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
مطلع نور	۱۳۴	۲/
ہدایت الدنیا	۱۲۷	۲/
کلیون ومینا کا قصہ	۱۰۵	۲/
دلچسپ کہانیاں	۲۵	۳ پائی
مالا کہانی	۲۴	۳ پائی
سلاطین کی حکایت	۲۶	۳ پائی
ملکہ کی حکایت	۲۰	۳ پائی
شاہزادہ کی حکایت	۴۲	۱ پائی

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
بگڑے لڑکے کی حکایت	۱۵	۱ پائی
مرغی اور اُسکے بچوں کی حکایت	۲۰	۱ پائی
گنگھجیو کی حکایت	۱۸	۱ پائی
جنم کنڈلی	۲۰	۱ پائی
کاذبوں کا قصہ	۱۵	۱ پائی

غزل

جو دنیا کی ہیں انتہا جانتا — تو کاہے کو سکن بنا جانتا
نہ میری طرح ہوتا غفلت گزیں — جو شیطاں در توبہ واجانتا
ہوا فخر جس کا صلیب مسیح — وہ ہر طعن کو مرحبا جانتا
تمی کیمیائے سعادت جسے — ہر اکسیر کو خاک پا جانتا
تقدس کا جسکے ہر جسنے مزا — گنہ کو وہ ہر زہر سا جانتا
بعوض علوم جہان کا سکے — میں حال دل خود ذرا جانتا
نہ تو جانتا گر مسیحا مجھے — تو میں راہ عقبے کو کیا جانتا
گناہوں سے آزاد کر اے مسیح — میں ہوں تیرا فضل دعا جانتا

نورافشاں

گورنمنٹ ہند اس امر پر غور کر رہی ہو کہ آیا اخبارات رجسٹری شدہ کے محصول ڈاک میں اور تخفیف ہونی چاہئے یا نہیں*

ہم خیال کرتے ہیں کہ اخبارات کا محصول جس قدر کم کیا جائیگا اُسی قدر ملک کو زیادہ فایدہ ہوگا ہندوستان کے اُردو اخباروں میں اسوقت کوئی اخبار نہیں جو روزانہ نکلتا ہو یا دوسرے دن شایع ہوتا ہو اسکی وجہ یہہ ہو کہ اخبار کے چندہ کی نسبت محصول کئی چند زیادہ پڑجاتا ہو اور اس سے نہ صرف تہذیب اور اچھے خیالات کے پھیلنے میں ایک رُکاوٹ ہو بلکہ سرشتہ ڈاک کو بھی نقصان ہو کیونکہ جیسا کہ ابتک محصول کے گھٹانے سے آمدنی زیادہ ہوئی ہو اسیطرح آیندہ بھی کمی محصول سے زیادتی آمدنی متصور ہو پس یہہ بہت ضروری ہو کہ اخباروں کا محصول ڈاک حتی الامکان کم کیا جائے جو ممالک ترقی کے خواستگار ہیں اون میں ایسے محصول مطلق نہیں لئے جاتے*

پایونیر سے معلوم ہوا کہ سکرٹری آف سٹیٹ نے تجویز کی ہے کہ برار کے معاملہ کیواسطے آیندہ موسم سرما میں ایک کمیشن مقرر کریں اور اسکا اجلاس خاص حیدرآباد میں ہوگا۔ اس کمیشن میں تین عہدہ دار جنگی یا ملکی ہوں گے جنکو گورنمنٹ عالیہ مقرر کریگی۔ تین بیرسٹر اور قانون دان شخص جنکو ہائی کورٹ کلکتہ پسند کریگا۔ تین یوروپین یا ہندوستانی نظام کی پسندیدگی پر مقرر ہوں گے۔ یہہ کمیشن اپنا فیصلہ براہ راست وایسرائے صاحب کے وساطت سے گورنمنٹ ہوس میں پیش کریگی اور وہ ناطق سمجھا جاویگا ✣

جو جلسہ لنڈن میں پارلیمنٹ کا ہوا باتحاد درخواست ہوگیا۔ اس جلسہ میں حضور شاہنشاہ ہند کوین وکٹوریہ نے ایک تقریر بیان کی جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ اب ہمکو تمام قوموں اور سرحدوں سے کلی اطمینان ہے اور کسی طرح کی ناراضگی فی الحال نہیں ہے اب گورنمنٹ انگریزی کو پختہ اُمید ہوگئی ہے کہ ہمارا اتحاد غیر لوگوں کے ساتھہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور کچھہ اندیشہ نہیں ہے۔ اور حضور ممدوحہ نے یہہ بھی بیان کیا کہ جس وقت شہزادہ پرنس آف ویلس ہندوستان میں تھے اُسوقت اہل ہند نے اُنکی نہایت تواضع و تکریم کی اور کوئی دقیقہ وفاداری و اطاعت کا اُنہوں نے نہیں چھوڑا کہ جس سے میں بہت خوش ہوں ✣

آجکل بہت سے آدمیوں کو یہہ وہم ہو رہا ہے کہ عبدالعزیز خان متوفی سلطان معزول روم کی خودکشی مشہور ہوئی ہے غلط ہے بلکہ سلطان جدید روم یا اُن کے وزیروں کی سازش سے قید میں کسی نے اُن کے بازو کی رگیں قینچی سے کاٹکر مار ڈالا۔ حالانکہ یہہ بات قیاس میں نہیں آتی اور صاف ظاہر ہے کہ عبدالعزیز خان نے خودکشی کی کیونکہ سلطان عبدالعزیز خان کے اُس مشہور مقولہ سے جو اُنہوں نے وقت جنگ فرانس اور پروشیا کے شاہ فرانس کی گرفتاری کی حالت میں کہا تھا کہ شاہ فرانس کو اس قید سے مرجانا بہتر تھا۔ ثابت ہوتا ہے کہ اُن میں خود مادہ غیرت اور عدم تحمل کسی حادثہ کا تھا اسلئے دفعتاً ایک بڑی سلطنت کے ہاتھہ سے نکل جانیکا حادثہ نہ اُٹھا سکے اور ایسی زندگی سے مرجانے کو بہتر سمجھکر خودکشی کی پس جو لوگ ان کی خودکشی کو غلط سمجھے ہوئے ہیں اُنکو متوفی کے اس مشہور مقولہ سے یقین کر لینا چاہئے کہ اُنہوں نے خود ہی زندہ درگور رہنے کے نسبت مردہ درگور ہونا پسند کیا اور واقع میں بھی جس کی بادشاہت یکایک چھن جائے اُسکو زندہ رہکر زندگی کا کیا لطف آئے ✣

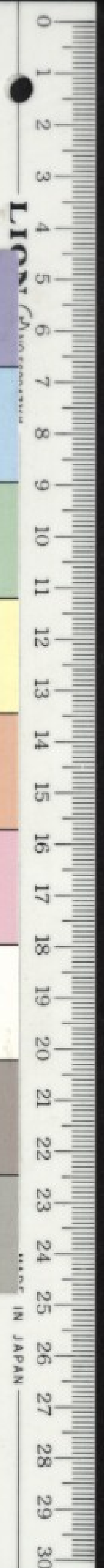
گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ اہل اسلام کے جو نکاح و طلاق کے بابت عدالتوں میں بہت سے مقدمات رجوع ہوتے ہیں جنکا فیصلہ طرفین کی رضامندی پر ہونا بہت مشکل ہے قاضی مقرر کئے جاویں اور اُنکے پاس ایک رجسٹر نکاح و طلاق کا رہا کرے جب کسیکا نکاح ہو تو قاضی کے یہاں دولہہ و دولہن کا نام معہ گواہوں کے درج رجسٹر کیا جاوے اور اسیطرح طلاق کی کیفیت درج ہوا کرے۔ اور جو لوگ قاضی مقرر ہوں اُنکا امتحان بموجب شرع محمدی کے ہوا کریگا اور اُنکی شرافت اور لیاقت و نجابت پر بھی بخوبی لحاظ ہوا کریگا ✣

ہم کہتے ہیں کہ جب قاضیوں کا تقرر ہوگا تو ضرور ایسے مقدمات کا انسداد بخوبی ہوجاویگا لیکن اس میں اتنی گورنمنٹ کو اور بھی غور کرنی چاہئے کہ جس وقت یہہ تقرر ہو اشرافت وغیرہ کے سوا اُن کی تقرری اہل اسلام کی رضامندی سے ہوا کرے کیونکہ فی الحال بعض ایسے قاضی اور مولوی ہیں کہ جب کسی شرعی مقدمہ کا فیصلہ بمنصب منصفی کے کرتے ہیں تو انہیں ہٹ دھرمی کو مقدم سمجھتے ہیں اور حق ناحق کو بالکل خیال نہیں کرتے اور یہہ ہی سبب ہے کہ اکثروں کے مسایل فیصلے جو خودغرضی سے ہوتے ہیں مسترد ہوجاتے ہیں جس سے حکام کو دوبارہ سردردی کرنی پڑتی ہے ✣

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

میرٹھہ کا غدر اور اُسکی مختصر کیفیت

بعض بعض جنکے اوسان قایم تھے وہ توپ خانہ کی بارگوں میں گھسکر توپیں لیکے ساری رات جاگتے رہے مگر زیست کی امید وہ بھی قطع کئے ہوئے تھے غرض ہمارے لوگوں کو ابھی فرصت ملی کہ سبھوں نے غنیمت کا مال بڑی خاطر جمع سے اکٹھا کیا بغچوں میں باندھا اور نہایت تسکین کے ساتھہ چھاونی چھوڑنیکا قصد کیا۔ بلکے گوروں نے معلوم نہیں کس راہ ہوکر ڈرتے ڈرتے ہمارا کچھہ پیچھا کیا مگر اُنکے پہونچنے کے پیشتر ہی ہم اپنا سب کام کر فرنگیوں کی آنکھوں میں خاک ڈال دہلی کو روانہ ہوگئے راستہ میں تار بجلی کو کاٹا اور ٹکڑے ٹکڑے کر لیا چھپایا کہ کمبخت فرنگیوں کو ڈھونڈے سے بھی ہاتھہ نہ لگے ورنہ ہمارے دہلی تک پہونچنے کے آگے ہی وہ ضرور خبر دوڑا دیتے اور جھٹ وہاں کا انتظام کر لیتے غرض اور سب غازی اکٹھے ہوکر دہلی کو گئے اور میں اُن سے علیحدہ ہوکر سیدھا آپکی طرف چلا آیا۔ اب بتائیے کیا تجویز ہے دیری کا وقت نہیں جو ہو جلد ہو میری پوچھو تو یہہ جیسر دھیار میرے نزدیک بہت بیہودہ ہوئے سوا مایوسی کے اور کوئی نتیجہ اس سے نکلتا ہوا نظر نہیں آتا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے دوراندیش لوگ اسمیں جلدی کرنا پسند نہیں کرتے تھے مگر آتش مزاج غول دنگ نوجوانونکو کیا کیا جاتا جنہوں نے نہ کچھہ دیکھا نہ بھالا نہ کچھہ تقویت بہم پہنچائی اور نہ اپنا آپ سنبھالا ہوس کیکر بیں کس کے میدان میں آ کھڑے ہوئے اور نکمی ہا ہو کرکے بر سر فساد ہوگئے جھنڈ بیشک بن گیا تھا مگر بیرہ بڑے آگے بغیر ہی لبن لُٹانی شروع کر دیا



کیا عقلمندی تھی خراب خدا ہمارا رکھوالا ہو اور اسلام کا سدا بول بالا ہوں تو اپنے نمازیونکی خیر خواہی دلسے چاہتا ہوں اور دعا مانگتا ہوں کہ فرنگیونکا نام ونشان ہندوستان میں نرہے انکی تقلید کرنیوالا کوئی کرستان بے ایمان آیندہ نظر نہ آوے انکی تہذیب کو جو سراسر فعل شیطانی ہو خدا ہمارے ملک سے دور رکھے اور اسلام کا جھنڈا اپنے محبوب کی طفیل از سرنو دلی کی جامع مسجد میں کھڑا کرے مگر پھر بھی جان ڈرتا ہی اور اُمید نہیں پڑتی کہ اسکا انجام کبھی اچھا ہو یہہ کہکر وہ مسافر سفر کے تھکان اور شب بیداری کی تکالیف کا زیادہ متحمل نہوکر جس چارپائی پر بیٹھا تھا وہاں کا وہاں ہی لیٹ گیا اور لیٹتے ہی ایسا سویا کہ کچھ خبر نرہی۔ بختیار نے وزیر علیسے کہا بھائی مہمان کی تواضع مقدم ہوا کرتی ہو اسکے روٹی پانی کی کچھ خبر لینا چاہئے معلوم ہوتا ہو کہ بیچارہ نہایت ہی تھکا ماندہ ہوگا کہ لیٹتے ہی سوگیا ورنہ جسکے دماغ میں ایسی ایسی سنگین ہولناک اور دہشتناک خبریں بھری ہوں کیا ممکن کہ نیند اُسکے نزدیک بھی آجاوے۔ وزیر علی نے بٹھیارن کو آواز دیکر کچھ آب گوشت اور روٹی تیار کرنیکو کہا بٹھیارن نے ہاتھ پھیلایا کہ پہلے کچھ خرچ دلوا دیجئے ورنہ آپ جانتے ہیں کہ بٹھیارن کسکی یار ان ہلمو کونکا معاملہ صاف ہے کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ لے اس ہاتھ دے غرض دو تو اُٹھنی ہاتھ میں لیکر اُدھر بازار کیطرف روانہ ہوئی اور اُدھر بختیار اپنے دوست سے یوں مخاطب ہوا کہ بھائی یہہ کیا حیرت افزا ماجرا ہو جسکے سننے سے دل بید کیطرح کانپتا ہو اور جان میں جان نہیں رہتی ان باتوں نے تیرے دلپر کچھ ایسا اثر پیدا کردیا ہو جس کا جوش سنبھالے سے نہیں سنبھلتا بہتیرا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کا خیال دل میں نہ گھسنے دوں مگر یہہ روکے سے نہیں رکتا واللہ یہہ تو ایک غضب کی واردات ہو کہ جس کے سننے سے نہ صرف انسانی آنکھیں ڈبڈباتی ہیں بلکہ پتھر بھی پانی ہوجاتے ہیں میں

پوچھتا ہوں کیا میرٹھ کے بیچارے انگریز زن و بچہ سمیت قتل ہوگئے کیا وہ جو ہمارے ملک کی بہتری کی تجویزیں کر رہے تھے آپ ہی ابتر ہوگئے کیا ہمارے وہ بھائی جنہوں محض بلحاظ مذہب انگریزوں کے شریک ہوگئے تھے وہ بھی مقتول ہوگئے اور کیا انکی اور اُن کے معصوم بچوں کی لاشیں میرٹھ کے بازاروں میں ابتک پڑی سڑتی ہیں کیا میرٹھ کی سرزمین پر یک دفعہ ہی آسمان ٹوٹ پڑا اور کیا اسکے سب گلی کوچوں میں خون کی ندیاں بہ گئیں۔ بھلا میں پوچھتا ہوں کہ جب وہ بیچارہ ہوں کے انگریز یہہ جانگداز واقعہ سنتے ہوں گے تو انکے دلوں پر کیا کیا گذرتی ہوگی وہ اس ملک کی وفاداری کی نسبت کیا کہتے ہوں گے وہ تو اُدھر رہے ایسے ظلم اور سختی کی باتو نسے میں خود سن ہوا جاتا ہوں یہاں تک کہ مجھ میں اُنکے صحیح ماننے کی استعداد ہی نہیں رہی نہ دل میں غم کی سمائی اور نہ آنکھوں میں آنسو بہانیکی طاقت بھلا ہو لوگ مردوں کو تو مار ہی تھا بیچاری عورات اور معصوم بچوں نے کیا گناہ کیا تھا کہ اُنکے خون سے ناحق ہاتھ رنگ لئے میں تک یہہ معاملہ سمندر کے طوفان کا سا تھا جسکو کوئی روک نہیں سکتا۔ ای خدا ہمکو ایمان نصیب کر تیری مرضی جیسی آسمان پر ہو زمین پر بھی بر آوے یہہ کہکے بختیار بیہوش ہوگیا چہرہ پر غشی کے آثار نمایاں ہوگئے اور میٹھا میٹھا منہہ کے بل گرنے لگا ہی تھا کہ وزیر علی نے جھٹ ماتھے پر ہاتھ دیکے سنبھال لیا منہہ آنکھوں پر سرد پانی کے چھینٹے دئے پر کچھ افاقہ ہوا وزیر علی نے کہا تمہارا بڑا چھوٹا دل ہو تم عورات سے بھی گئے گذرے یہہ سچ ہو کہ خون نہ صرف دیکھنے بلکہ کبھی کبھی سننے سے بھی آدمی کو غش کردیتا ہو مگر مرد کو مرد رہنا چاہئے نہ عورات کیطرح تھوڑی میں ہی ہمت ہار دینا چاہئے ہم سمجھے بیٹھے تھے کہ تم ہمارے ساتھ دلی چلو گے سو دلی تو ابھی دور ہو تم آگے ہی نام و نشان جاتے ہو دلی کا نام سنکر بختیار کو پھر لرزہ آگیا اور بدن پر ایسا تھرتھراہٹ شروع ہوا کہ گویا تپ چڑھنے لگی ہو باوجودیکہ جیٹھ کا مہینہ اور سورج کی

سخت تپش تھی مگر بختیار کی حالت ایسی ہوگئی تھی جیسے بھرے جاڑوں کے باسی پانی سے سات دفعہ غسل کئے ہوئے آدمی کی ہوتی ہو وزیر علیسے حیران ہوکر اُسکو چارپائی پر لٹا دیا اور رزئی کمبل وغیرہ جو کچھ پاس تھا اوپر ڈالدیا آپ اُسکو دبا کر بیٹھ گیا اور بیندت کو کچھ پیسے اور ایک پیالہ دیکر بازار سے سکنجبین وغیرہ لانیکو کہا ابھی بیندت آیا نہیں تھا کہ بختیار کا جسم گرم ہوکر پسینہ میں تر بتر ہوگیا وزیر علی نے بخار اُترنیکی حالت اور شدت پیاس کی شکایت دیکھ سکنجبین پلا دی۔ اُسنے غٹ غٹ پی تو لی مگر معدہ نے قبول نہ کی اور جھٹ استفراغ کر دیا قے کر نیکے بعد طبیعت کچھ ٹھکانے لگی اعضا شکنی دور ہوئی اور درد سر بھی گھٹا غرض شام تک کہیں طبیعت بحال ہوئی۔ اس عرصہ میں مسافر بھی جاگ اُٹھا تھا آب گوشت اور روٹی تیار رکھی صرف اُسنے اور وزیر علی نے کھائی بختیار بیچارہ اپنے حال میں گرفتار تھا غرض رات سرپر آ ہو بھی اور بختیار کی علالت طبع کے خیال سے اس مقدمہ میں اور زیادہ گفتگو نہ ہوئی + باقی آئیندہ

واسطے عفو گناہ کے مسیح پر توکل کرو

اُس خدا نے جس نے ابتدا میں طریقہ مغفرت کا مسیح پر ایمان لانے سے ظاہر کیا خواص اور جلال اُس بچانیوالے کے بھی پاک کتاب میں بھی مندرج کئے جس سے ایمانداروں کے دل میں بنیاد توکل کے سبب قوی پیدا ہوں یہی خدا کی گواہی مسیح کے جلال اور عظمت پر یسوعی ایمان کی بنیاد ہو اور نجات کی باتیں ایسی صاف اور باقاعدہ معلوم ہوتی ہیں کہ کسی جگہہ ان میں اشتباہ کی گنجایش نہیں جس دن سے گناہ نے دنیا میں دخل پایا اور انسان اپنے خالق کی نظر میں خطاکار اور غضب کا سزاوار ٹھہرا اُسی دن سے نجات کا وسیلہ بھی خدا نے ایسا ظاہر کیا جس سے آدم اور اُسکی اولاد اُسکی رحمت سے نااُمید اور

ہر اسان نہ ہووے بیبل کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح صرف انسان ہی نہ تھا بلکہ الوہیت بھی اُسمیں تھی جو کلام ابتدا میں تھا وہ کلام خدا تھا اور ساری چیزیں اُس سے بنیں اور جو بنیں بغیر اُسکے ذریعہ کے نہیں بنیں یہ اُس اصلی الوہیت کے جب خداوند یسوع مسیح زمین پر واسطے فدیہ گنہگاروں کے پیدا ہوا اگرچہ وہ اور طفلوں کی طرح صرف ایک طفل تھا اور مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بعد پیدائش طویلہ میں رکھا گیا لیکن اُسوقت خدا پاک نے فرشتوں کو فرمایا کہ اُس کی پرستش کریں اور سارے فرشتوں نے یوں پکارا کہ خدا کو آسمان پر جلال اور زمین پر اَمن اور انسان کو رضامندی پھر پیدائش خداوند مسیح کی خبر چرواہوں کو دی کہ خدا ہمارے ساتھ ہوا اسی واسطے عمنوئیل نام رکھا گیا۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح میں الوہیت بھی تھی اور اسی واسطے نجات کے لئے اُس پر توکل سارے تائب ایمانداروں کے دلوں میں مستقیم ہے اور سب نبیوں نے مثل اشعیا اور دانیال کی بابت الوہیت مسیح کے خبر دی اور اُس کے کفارہ میں جان دینے پر یہہ بڑائی کی گئی کہ اُس نے گناہ کو ختم کیا اور انسان کو رہائی بخشی۔ اور یسوع مسیح کی الوہیت واسطے کفارہ گناہ کے توکل کی پکی بنیاد ہے کیونکہ اگر وہ خدا نہ ہوتا تو گناہ بخشنے کا اقتدار ہرگز نہ رکھتا اِس مقدمہ میں خدا نے خود فرمایا ہے کہ خدا نے دنیا پر ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہمیشہ کی زندگی پاوے فقط وہ خدا کا برّہ ہے جو جہان کے گناہ لئے جاتا ہے اُسنے ہمارے گناہ اُٹھا لئے۔ کیونکہ وہ خدا بھی اور انسان بھی تھا غور کرو کہ اگر خدا ایسے شخص کو جیسا مسیح ہے مقرر کرکے صرف آسمان پر رکھ لیتا ہماری کو اطلاع دیتا کہ اُس پر ایمان لاوگے تو تمہارا شفیع ہوگا اور اُس کی شفاعت گناہوں کی مغفرت کے لئے مقبول ہوگی تو بھی ہر ایک کو لازم ہوتا کہ اُس پر ایمان لاوے۔ خدا نے اسے صرف مقرر ہی نہیں کیا بلکہ زمین پر بھیجا اور اپنا رحم اور عدل دونوں ایک جگہ میں ظاہر کئے اگر مسیح صرف انسان ہی ہوتا اُس کا کفارہ معافی کل جہان کے لئے کافی نہ ہوتا اور اگر وہ صرف الوہیت میں لوگوں پر خدا کی رحمت ظاہر کرتا تو عدل پورا نہ ہو سکتا اسی واسطے خدا اور انسان کا متوسط ہوا جیسا کلام میں تذکرہ ہوا ہے کہ خداوند مسیح میں الوہیت تھی جسے آسمان کے فرشتے پرستش کرتے تھے۔ یہہ بھی لکھا ہے کہ انسان گمراہ کے بچانے کے لئے اُس نے آکے جان دی۔ مسیح کی پیدائش سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُس میں ضرور الوہیت تھی کیونکہ اُسمیں لکھا ہے کہ اُسنے فرشتہ کی صورت نہ پکڑی بلکہ ابراہیم کی اولاد میں پیدا ہوا گنہگاروں کا نجات دہندہ ہووے۔ اِن دونوں خاصیت کا ہونا مسیح میں ضرور تھا تاکہ وہ خدا ہو کے خدا کا حق پہچانے اور انسان ہو کے انسان کی کمزوری پر رحم لاوے۔ اور یہی دونوں خاصیت واسطے تقویت بنیاد توکل کے پاک کتابوں میں ذکر ہوئی ہیں اِس جگہ میں لکھنا اُن کا ضروری نہیں۔ کلام کے پڑھنے والوں کو آپ ہی معلوم ہوگا کہ مسیح میں یہہ دونوں خاصیت موجود تھیں اور اسی واسطے وہ ہمارے لئے نجات دہندہ کامل اور واسطے عفو گناہ کے توکل اُس پر بخوبی ہو سکتی ہے یہودیوں نے مسیح کے حق میں یہہ غلطی کی کہ وے اُس کو بادشاہ صاحب جلال الوہیت سے پر اُنکو دشمنوں سے چھڑانیوالا شجاعت میں بہادر انتظار کرتے تھے اور مسیح برعکس خیال اُنکے مفلس آدمیوں کی صورت میں پیدا ہوا اور ہر ایک قسم کی تکلیف میں اُس نے اپنے آپکو ڈالا سامنے پلاطوس کے حاضر ہوا گویا ساری دنیا کا منصف یعنے مسیح اُس بت پرست حاکم کے سامنے انصاف کے لئے لایا گیا کیونکہ خدا نے ہمارے گناہ اُس پر ڈالے تھے جب دوسرے گنہگار واجب القتل نے پلاطوس کے ہاتھ سے رہائی پائی تو اُس نے مسیح کے حق میں صلیب کا حکم دیا یہہ سخت سزا جو مسیح پر وارد ہوئی ہمارے گناہوں کے سبب تھی۔ فی الحقیقت عدول حکمی ایسی ہی سزا کا تقاضا کرتی ہے جس سے ساری دنیا غارت ہووے اور یقیناً مسیح نے ایسی ہی سزا اُٹھائی جس سے ساری دنیا کو نجات ملے سزا کا بوجھ جو مسیح نے اُٹھایا ایسا بڑا تھا کہ صرف انسانیت سے اُٹھا سکتی عدول حکمی کی سزا ان فرشتوں سے بھی اُٹھائی نہیں گئی جو انسان سے طاقت اور لیاقت کمی ورجہ زیادہ رکھتے تھے اسی سزا میں وہ فرشتے عہدہ و آرام آسمانی سے شیطان کی طرح دوزخ کے لائق ہوئے۔ پر خداوند مسیح نے اپنے جسم میں بسبب سمجھانے اور رکھانے الوہیت کے وہ آسمانی غضب اُٹھایا اور خوشی سے اُس کو سہا لیکن تو بھی بوجھ اِس غضب کا اُسکے انسانی جسم پر بخوبی معلوم ہوا اور ایک بات سے جو ساری تکلیفوں سے زیادہ تر قوی تھی وہ گھبرایا دیکھو اُسنے پلاطوس آگے واسطے رحم کے کچھ درخواست نہ کی اور جب یروسلم کی عورتیں اُس پر رونے لگیں تو اُس نے حلم سے اُن کو کہا کہ اپنے فرزندوں کے لئے رو مجھ پر نہ رو اور پھر خوشی سے خود صلیب کو قبول کیا اور جیسے بھیڑ بال کترنیوالوں کے آگے چپ رہتی ہے ویسے ہی سہا ہے وہ چپ رہتا رہا۔ لیکن جب خدا کا غضب اُس پر نازل ہوا اور خدا نے اپنی الوہیت کا چہرہ اُس سے چھپا لیا تب مسیح چلایا کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں ترک کیا اِس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح گنہگاروں کی نجات دینے میں کامل اور توکل اُس پر بجا اِس قدر صاحب جلال ہوکے ایسا پست بنا اور خدا کی رحمت سے یہہ بھی آشکارا ہے کہ اُس خدا نے ہم پر ایسا پیار کیا کہ اپنے اکلوتے اور پیارے بیٹے کو بھیجا تاکہ گنہگار اُسکے وسیلے سے نجات پاویں پس اُس کلام پر تکیہ نہ کرنا نہایت گناہ ہے اگرچہ تمہارے گناہ شمار میں بے حد ہیں تو بھی مسیح سے بخشش کے اُمیدوار ہو سکتے ہو کیونکہ کوئی گناہ

ایسا نہیں جس کو اُس کا خون صاف نہ کر سکے اور کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا بدلہ اُس نے نہ دیا ہو اور کوئی سزا گناہ کی ایسی نہیں جو اُس نے نہ اُٹھائی ہو اور اُسکی نجات خدا کی مقرر کی ہوئی ہے پس توکل کرو کہ اُس نے عدل کو پورا کیا اور شریعت کو عزت دی اور رحم کو ظہور میں لایا اور گناہوں کی سزا اپنے آپ پر اُٹھائی اور خدا کے داد کی داد دی اور انسان ہو کے تمہاری کمزوریوں کو پہچانا اور خدا ہو کے تمہارے گناہ بخشنے پر قادر ہے ایسا ہی ایمان اور ایسی ہی توکل دل شکستوں کو تسلی بخشنے میں اور گرے ہوئے انسان کو کھڑا کرتے ہیں ✦

منقولات

محاصل ہند کی خوفناک حالت

ہند کی آمد و خرچ کا تخمینہ مشخص ہو کر طبع ہونے سے پیشتر ولایت کے ساہوکاروں سے ۹۰ لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ قرض لینے کیواسطے بندوبست کیا گیا تھا لیکن پانچویں ماہ رواں کے گزٹ آف انڈیا میں جو رزولوشن کہ طبع ہوا ہے سو اُس سے یہہ معلوم ہوا کہ مذکور ساہوکاروں سے فوراً زائد مبلغ حاصل ہو سکنے کی گنجایش ہونے کے باعث جناب وزیر الملکت ہند نے مذکور رقم کو اور بھی بڑھایا ہے یعنے چالیس لاکھ پونڈ کہ جسکے چار کروڑ روپیہ ہوتے ہیں قرض لینے کی تجویز کی ہے باعث اس تجویز کے سال رواں میں خزانہ عامرہ انگلنڈ سے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ سے زائد مبلغ لے لینے کی ضرورت نہ پڑیگی چنانچہ اب تک خزانہ مذکور سے لیا گیا ہے اُس مبلغ کا شمار ۳۰۳ لاکھ ۴۴ ہزار ۸۱۳ پونڈ کا ہے اور تمتہ مبلغ بدفعات بقدر ضرورت سایہ حاصل کیا جاویگا چاندی کے بھاؤ میں کمی روپیہ کے سبب سے نقصان عظیم جاری ہونے کا خوف و اندیشہ پیدا ہوا ہے اور مجموعہ تخمینہ میں ٹوٹا کا تخمینہ

اِس مرتبہ بنگالہ میں خلاف عادت افیون کی زراعت بکثرت ہونے سے گوشوارہ میں قرار پایا ہے کہ اُس مبلغ سے زائد مبلغ یعنے پانچ کروڑ روپیہ اُسکی تیاری میں افزود خرچ ہونگے قطع نظر اس کے بہ قرضہ میں ترقی ہونے کے سبب سے سود کی بابت میں بھی ترقی ہونا لازم آتا ہے غرض محاصل کے عموماً حالات کی لحاظ کرنیسے بہت خطرہ و پریشانی گورنمنٹ کے عاید حال ہوئی ہے اور اسی سبب سے تمام موضعی گورنمنٹوں کو اور ہر ایک سر رشتہ کے مختار کو یہہ حکم ہوا ہے کہ جن کاموں کی اہم ضرورت نہیں ہے یا جن کاموں کا کرنا گورنمنٹ کو لازم و ملزوم نہیں ہے یا جنکو نہ کرنیسے گورنمنٹ کا احتمال النقصان نہیں ہوتا ہے سو اُن میں روپیہ نہ خرچ کریں فوق العادت تعمیرات کی تیاری میں تخفیف کرنے اور جو عمل نہیں رکھے جا سکتے ہیں سو اُنکا موں کے سوائے دوسرے کاموں کو موقوف کر دینے اور میونسپالٹی کو یا دیسی ریاستوں کو یا رعایا وغیرہ کو سرکار سے قرض نہ دینے کے بارہ میں تاکید اکید ہوئی ہے تمام موضعی گورنمنٹوں کو اور ہر ایک سر رشتہ کے مختار کو یہہ حکم ہوا ہے کہ سرکار کو نقصان نہونے کے بارہ میں حتی الامکان ہر طور کی سعی و کوشش عمل میں لاویں اور ارباب گورنمنٹ کے ساتھ اس امر کی تمام میں شریک و شامل رہیں کہتے ہیں کہ چاندی کا بھاؤ گھٹ جانے کے سبب مذکور ٹوٹا رو دینے کا اندیشہ پیدا ہوا ہے ✦

گورنمنٹ کے محاصل میں ٹوٹا رو دینے کے خوف و اندیشے سے شملہ میں فی الحال جو کھبلبلی پڑ رہی ہے چنانچہ غالب ہے کہ سن فصلی کامل ہونے کے پیشتر سلطنت ہند کے محاصل میں خسارت فی الواقعی ظہور میں آویگی اور کوئی تدبیر بھی اُس کو دور کرنیکے لئے کام نہ آسکیگی ورنہ اُس کا عوض ہو سکیگا ہمارا قیاس بھی جانتا ہے کہ ہر سال ٹوٹا آتا رہیگا اور گورنمنٹ ہند کا ایسا نقصان ہوگا کہ جس کا نظیر کسی تاریخ میں نہ پایا جاویگا ✦

ہر سال آمد و خرچ کے اندازہ میں صیغہ مالگذاری کے ارکان کو ایک تخمینہ تیار کرنیکی ہمیشہ سے عادت ہے لیکن باوجود ہر ایک باب کی اخراجات میں تخفیف اور جزرسی عمل میں لانے کے بھی بہ نسبت آمد کے خرچ کی رقم زائد ہوا کرتی ہے اور ہر سال قرض لینے کی ضرورت درپیش ہوتی تھی۔ فی الحال چاندی کے بھاؤ کا کم ہونا ایک آفت عظیم برپا کرتا ہے اور خاص و عام کو نقصان میں مبتلا جو لوگ کہ ولایتی مال و اسباب خرید کرتے ہیں اور ولایت کو اپنے عیال و اطفال کے واسطے زر سالانہ بھیجا کرتے ہیں اور وہاں سے اشیاء اکل و شرب منگواتے ہیں سو اُن کا خواہ نخواہ نقصان عظیم ہوگا کیونکہ وجہ مذکور اسکے باعث عادت سے زائد روپیہ روانہ کرنا پڑتا ہے۔ سال رواں کی گوشوارہ کی تشہیر کرنے کے وقت ولایت میں ایک روپیہ کی مالیت ایک شلنگ اور ۵ پنس کی تھی یعنے اس ملک کا ایک روپیہ ولایت میں چودہ آنوں کو چلتا ہے لیکن اسکی تشہیر کے بعد چاندی کا بھاؤ اور بھی کم ہو جانے کے سبب سے ایک روپیہ کی مالیت بارہ آنوں کی ہو گئی اور اسی بھاؤ سے ہند سے تعلق ہیں سو معاملات کی نسبت دریغو الیو ادیوی ہو رہی ہے لہذا سو دینے کا بھاؤ گر شودا میں جو شخص ہوا تھا سو اندازکی بہ نسبت بڑھ گیا ہے اور نیز دستور دیگر ابواب کا بھاؤ بھی۔ اس بارہ میں خاص و عام یہہ کہتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ ولایتی اسباب وغیرہ کی خرید کو نہ بڑھاتی تو فی الحال ایسی صورت محاصل ہند کی نسبت درپیش نہوتی اور ہند کا پیسا اسطرح خراب نہ ہوتا یہہ مقدمہ ایسا ہے کہ گویا ہند کو ولایت کے سبب سے تباہ و تاراج کرتا ہے۔ بالفعل جناب وزیر الملکت ہند نے جو بندوبست کیا ہے اس رو سے ہند کے خزانے سے ولایت کو فی تین روپیوں کے عوض چہار روپیہ روانہ کرنا لازم ہوتا ہے یعنے اگر کوئی شے ولایت میں تین روپیوں کو خرید کی جاوے تو اُسکے واسطے یہاں سے چہار روپیہ روانہ کرنا ضرور ہے کیونکہ یہاں کے چار روپے فی الحال وہاں تین روپیوں کی مالیت رکھتے ہیں اور چاندی کی قدر اسقدر گھٹ گئی ہے کہ اُس کو مٹی کے برابر وہاں شمار کرتے ہیں

اور جو مذکور ہوا ہی سو وجوہات اور صورتوں کے سبب سے گورنمنٹ کو ولایتی مال و اسباب کے خریداری میں جہاں تک ہو سکے تخفیف کرنا مصلحت اور بہت مناسب ہی تبھی سلطنت ہند نقصان سے بچیگی ورگرنہ چاندی کا بھاؤ اپنی اصلی حالت پر جب تک کہ نہ آویگا ہر سال کروڑہا روپیوں کا ٹوٹا آمدنی میں لایا کریگا اور کوئی تدبیر سے بھی اسکی بھرتی نہو سکیگی ✱

از اخبار جریدہ روزگار مدراس

چین کا حال

چین والے لڑکیوں کو مثل بچھوتوں کے ہلاک کرتے ہیں جب انکا بوہ ہوا اور سب آدمی گوشت کھاتے ہیں اور دیوی دیوتاؤں کی ہنود سے زیادہ پرستش کرتے ہیں چنانچہ گرجنا۔ چمکنا۔ برسنا۔ آگ۔ غلہ۔ دولت۔ پیدائش۔ موت۔ سیتلا۔ سورج۔ چاند۔ مچھلی اور عموماً جانوروں کے نام سے علیحدہ علیحدہ دیوتا وہاں موجود ہیں۔ اہل چین خود کشی اور دوسرے کی جان لینا بھی نہایت معیوب جانتے ہیں یہہ لوگ ان پانچ مہا واک پر عملدرآمد کرتے ہیں ۱۔ کسیکو ہلاک نہ کرو ۲۔ چوری نہ کرو ۳۔ جھوٹھ نہ بولو ۴۔ شراب نہ پیو ۵۔ اگر زاہد اور جبیر ہا ہو شادی کرو۔ چین میں مسلمان بھی کچھ آباد ہیں۔ عموماً آدمی یہاں کے غیر قوموں کی مانند کرسیوں پر بیٹھتے ہیں۔ اور میز پر کھانا کھاتے ہیں اور بجائے کانٹے کے پتلی پتلی ہاتھی دانت کی دو سلائیاں رکھتے ہیں اور ذی مقدور چاندی یا سونیکی سلائیوں سے کام لیتے ہیں اور کبھی کھانا بغیر انکے نہیں کھاتے اور نہ کبھی ہاتھ سے اسے مس کرتے ہیں۔ اور شاذ و نادر وہ چیزیں ہونگی جن کو وہ نہیں کھاتے۔ امیروں کے مکانوں کے در و دیوار اور چھتیں ریشم اور حریر اور اطلس وغیرہ بیش قیمت کپڑوں سے منقش ہوتی ہیں اور علم اخلاق کے مسائل انپر لکھے رہتے ہیں۔ عورتیں بالوں کا جوڑا باندھتی ہیں اور پھول ان میں رکھتی ہیں یہاں میوہ عورتیں اگر اپنی شادی کر لیں کچھ ممانعت نہیں بلکہ جائز ہی لیکن نہ کرنے میں زیادہ عزت خیال کیجاتی ہی پوشاک ان کی لمبی آستینوں کا پیراہن پاجامہ پوستین اور پھغا ہوتا ہی اور مردوں کی ٹوپی اتنی چوڑی ہوتی ہی کہ برسات میں یا گرمی کے موسم میں چھاتہ کی کچھ حاجت نہیں رہتی۔ یہہ لوگ بائیں ہاتھ کے ناخن نہیں کٹواتے تاکہ اور دیکھنے والے ان کو محنتی مزدور نہ سمجھیں۔ پتنگ بازی کا چرچا اس ملک میں زیادہ ہی لاکھوں آدمی ایسے ہیں کہ بارہ مہینے کشتیوں پر بسر کرتے ہیں اور انہیں کو گھر سمجھکر اثاث البیت فراہم کر لیتے ہیں بحری شکار کے لئے یہہ لوگ ایک قسم کی چڑیا کو ایسا سدہاتے ہیں کہ وہ اشارہ ہوتے ہی دریا میں سے مچھلی پکڑ لاتی ہی جب انکا کوئی مرجاتا ہی اسکو قبر میں رکھتے ہیں اور اکثر یہہ بھی ہوتا ہی کہ بعض اکابر جب مرجاتے ہیں ان کے ورثا انکی نعش کو مصالحہ لگا کر مدت تک صندوق میں رکھ چھوڑتے ہیں تاتاریوں نے جب سے چین کو فتح کیا ہی اور اہل چین انکے مطیع ہوئے ہیں یہہ حکم بھی انکا اب تک بجالاتے ہیں کہ لڑکوں کے تمام سر کے بال منڈوائے جاتے ہیں اور فقط ایک لمبی چوٹی رکھتے ہیں کہ ٹخنے تک لٹکتی ہی اس قلمرو میں بہ نسبت سپاہی یا اہل سیف کے اہل قلم کی عزت زیادہ ہی اور اسیطرح مہاجنوں اور ساہوکاروں کی نسبت زمینداروں کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں ✱

از شمس الاخبار

اخبارات ملکی و ولایتی

سونیکا پہاڑ۔ بحیرن گلی اور کثور ہا یہ دو مقام سندھ میں ہیں وہاں ایک پہاڑ سمندر میں قریب ایکسو تین فٹ کے تھا۔ اسمیں سے ایکسو تیس اونس سونا نکلا اور یہہ پہاڑ مسٹر جیسے دریافت ہوا کہ چاروں طرف کانیں کھودی جاتی تھیں کہ کالک یہہ پہاڑ ظاہر ہوگیا ✱

کابل اور لشکر انگریزی

صاحب انڈین ہیلکا وجنین کا بیان ہی کہ وسط ایشیہ میں روسیوں کی ملکی حکومت کی نیو نہایت استحکام سے ڈالا جانے اور وہ اندنوں وہاں بڑی ترقی کرنیکے سبب سے انکی چال چل پر نظر رکھنے کیواسطے آخر ش ایک روز انگریزی لشکر کا ملک افغانستان میں داخل ہونا ضرور پڑیگا بلکہ وہاں روسیوں سے جنگ و مقابلہ کرنیکا اتفاق بھی اسکو درپیش ہوگا لہذا ابھی سے ملک مذکور کے حالات اور راستوں وغیرہ کی حقیقت سے اپنی فوج کو واقف بنا رکھنا اور وہاں کے پہاڑی رستوں میں اور گھاٹوں اور پہاڑوں پر لشکر لیجاکر جنگ مصنوعی کرانا نہایت مناسب اور قرین مصلحت ہی کیونکہ بوقت عین کارزار لشکر پاسانی تمام وہاں دشمن سے دو چار ہوسکیگا جنگ مصنوعی میں امیر صاحب کابل کے لشکر کو بھی شریک و شامل اور فوج کے متعدد جماعتیں بنا کر کابلی کے سردار فوجوں کو ان کے ہمراہ رکھنا مناسب ہی اور اس کام کے بوسیلہ انکی تربیت ہوجاویگی اور وہ جنگی آئین و قواعد ٹھیک طور پر سیکھ لینگے۔ ان کے اور انگریزی سپاہ و سرداروں کے درمیان نہایت اختلاط اور دوستی ہوگی اور انگریزی لشکر کا خوف و اندیشہ ہوجائیگا جبکہ کسی لشکر کو جنگ کیواسطے دفعتاً ایک غیر ملک کو جانیکی ضرورت درپیش ہوتی ہی تو وہ لشکر گھبراتا ہی اور عدم واقفیت کے سبب سے آگے بڑھنے کو خوف کرتا ہی جس وقت کہ لشکر مصر حبش کے پہاڑی راستوں میں گرفتار ہوگیا تھا تو اس کو اپنی جان بچانی دشوار پڑی تھی اور وہ وہاں سے باہر نکل سکا آخر ش حبشیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوا ✱

نیز بدستور انگریزی لشکر بھی اگر وہ افغانستان کے پہاڑی راستوں اور دروں میں پھنس جاوے اور اسکو راستے معلوم نہیں تو بیشک ہلاک ہوگا اور سخت خرابی اٹھاویگا جو پہاڑ کہ افغانستان میں اسکے اور ترکستان کے درمیان واقع ہوئی ہیں سخت مشکل اور خوفناک ہیں کہ دیکھنے سے مارے دہشت کے ہوش اڑ



ہوگا اور قدم آگے نہ رکھہ سکیگا جبکہ سپاہ ایسے خوفناک حالت میں مبتلا ہوجائیں تو پھر دشمن سے دوچار ہونے اور جنگ مقابلہ کرنیکی طاقت کہاں باقی رہیگی اور وہ خواہ نخواہ ہزیمت فاش پاکر گریز کرینگے اکثر مدبرین مملکت مذکورہ اس رائے کو پسند کرتے ہیں کہ ابھی افغانستان کے ملک میں انگریزی لشکر کے چھاونیاں مقرر کرنی قرین مصلحت سمجھتے ہیں +

جزایر انڈمان ان جزایر میں اب اچھی آبادی ہی اسکول بازار اسپتال جلسہ ہائے علمی اور دوکانات وغیرہ موجود ہیں اب وہوا اس مقام کے معتدل ہی اور پیداوار کا یہہ حال ہی کہ اب سبانکی امید ہی کہ ان جزایر میں ہندوستان سے جو غلہ آتا ہی اُس کی ضرورت نہ رہے گی اور یہیں کی پیداوار کافی ہوگی +

رپورٹ ممالک متوسطہ کے شفاخانہ ہائے سرکاری کی جو رپورٹ بابت ۱۸۸۶ع مشتہر ہوئی ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ بہ نسبت سال ماسبق کے سترہ ہزار بیمار زیادہ معالجہ شفاخانہ ہائے خیراتی سے فیضیاب ہوئے۔ چونکہ یہہ ترقی اسی سال میں ہوئی ہی کہ جب کوئی وبا اور غیر معمولی بیماری نہ تھی لہذا خیال کیا جاتا ہی کہ یہاں کے باشندے سرکاری شفاخانجات خیراتی کے معالجہ کی قدر کرنے لگے ہیں۔ جناب انسپکٹر جنرل بہادر مرقومہ صدر توانکی آمد میں ترقی دیکھنے سے نہایت خوش ہیں کیونکہ یہہ اسبات کا نشان ہی کہ ہندوستانی خود ڈاکٹروں پر اعتماد رکھتے ہیں +

کلکتہ میں ایک سوسائٹی اس غرض سے مقرر ہی کہ حیوانات پر بیرحمی نہ ہونے پاوے چنانچہ اب لارڈ ڈفرن صاحب بہادر نے اس سوسائٹی کا سرپرست ہونا قبول فرمایا ہی اور جناب مفخر الیہم براے وہ مصارف سوسائٹی سالانہ چندہ بھی دیا کرینگے +

بمبئی سے جو پچھلا ڈاک کا دخانی جہاز روانہ ہوا ہی وہ لندن

کے واسطے ۲ لاکھہ دس ہزار کا سونا گرہ بنک کا اور پچیس ہزار روپیہ کا سونا نیشنل بنک کا لیگیا ہی +

سوات کے بہت سے نامی آدمی اخوند کے پاس اس امر کے دریافت کرنیکے واسطے آئے تھے کہ آفریدیوں نے جو انگریزوں کے برخلاف ہمسے اعانت چاہے اُن کے ساتھہ ایسا سلوک کرنا شرعاً جایز ہویا نہیں کیونکہ وہ کافروں کے برخلاف لڑائی کرنا چاہتے ہیں۔ اخوند نے جواب دیا کہ یوں تمہارا اختیار ہی کہ تم انگریزوں سے لڑائی کرو لیکن جہاد اُسوقت تک جایز نہیں ہوتا جبتک طرفین اپنے اپنے بادشاہوں کی سرکردگی میں نہوں +

ملک امان سابق حاکم پاسین نے ایک قافلہ پر جو سمرقند کو جارہا تھا حملہ کیا اور اُسکا بہت سا مال و اسباب لوٹ لیا اور کئی ایک آدمی بھی قتل کئے +

تیراہ کے سید نے کوہاٹ کے آفریدیوں سے ملکر برٹش گورنمنٹ کے برخلاف ہونا نامنظور کیا ہی اور وجہ یہہ ہی کہ وہ شیعہ ہیں اور اہل تسنن سے عناد رکھتے ہیں +

سردار محمد ایوب خان باغی خلف امیر کابل جو ہرات سے بھاگ کر فارس کو چلا گیا تھا اور ہمیشہ اُسکے مخالف رہا اندنوں شاہ ایرانکی خدمت میں گیا اور کہا کہ مجھے اس امید پر ابسے بغاوت اختیار کی کہ آپ کی امداد سے میں اپنے بھائی سردار محمد یعقوب خان کی قید سے مخلصی کراسکونگا شاہ ایران نے جواب دیا کہ مجھکو بارہا پٹھانوں نے دھوکہ دیا ہی اور اب میں اُن کے فریب میں نہیں آؤنگا اور میں اب امیر طلق اعتبار نہیں کرتا اور اسواسطے افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرونگا شاہ ایران نے سردار محمد ایوب خان کو بھی حکم دیا کہ آپ ہماری ریاست سے فوراً چلے جاویں اور کابل میں جاکر اپنے والد کے مطیع ہوکر رہیں اور گذشتہ تقاصیر کی معافی کے خواستگار ہوں۔ سُنا گیا ہی کہ سردار ایوب خان کابل میں چلا آیا اور معافی کا خواستگار ہوا لیکن امیر نے ابھی تک کچھہ جواب نہیں دیا +

امیر صاحب نے امیر کابل کو لکھا ہی کہ نایب محمد عالم خان سابق حاکم ترکستان نے مجھہ سے ایک توپ سونیکی چھینی تھی اور اُسمیں لاکھہ روپیہ کا سونا تھا چونکہ مجھکو اندنوں روپیہ کی ضرورت ہی پس آپ وہ چیز میرے حوالہ کردیں امیر نے جواب دیا کہ وہ شاہی خزانہ میں داخل نہیں اور اسواسطے فوراً حکم دیا کہ نایب محمد عالم خانکی مستورات کو گرفتار کیا جائے اور جبتک وہ اس روپیہ کا نشان نہ دیں قید میں رکھا جاوے +

فصل ضمیمہ گزٹ آف انڈیا میں مرقوم ہی کہ جمیع اضلاع برسات میں اچھی بارش ہوئی الا کرنول کے۔ اور صوبجات میور میں بھی خفیف برسات ہی اگرچہ یہہ برسات زراعت کے لئے کافی نہیں ہی۔ سندھ میں بارش زیادہ تر ہوئی دریا خوب طغیانی پر ہے۔ اور شکارپور میں طوفان ہونے سے نوے نقصان ہوا۔ اور جمیع اضلاع بمبئی میں بھی بارش ہوئی الا خاندیس کے۔ اور دھارواڑ۔ احمد نگر۔ سولاپور۔ اور کلادجی میں ہنوز برسات کی احتیاج ہی۔ دوسرے مقامات میں زراعت سرسبز ہی۔ اضلاع اوسط میں برسات خاطر خواہ ہوئی اور برار میں بھی۔ وسط ہندوستان اور راجپوتانہ میں بارش کفی ہوئی۔ علاقہ بنگال میں ہر ایک مقام پر فصلی برسات ہوئی اور قسم آوس کے شالی کا کٹنا ہوچکا۔ اور قسم اَمَن کے شالی کا نہال نشانی ہو رہی ہی۔ اور بہار میں ایام سرما اناج کا سستگی پر ہی۔ اضلاع آگرہ میں بارش ہو رہی ہی۔ اور زراعت شاداب ہی۔ آوده کے چند اضلاع میں ہنوز بارش کی احتیاج ہی علاقہ جات پنجاب میں برسات ہوئی مگر ڈیرہ اسمعیل خان۔ اور لاہور۔ جالندھر۔ و پشاور میں کفی نہیں ہوئی تاہم زراعت سرسبز ہی۔ آسام و برما کی خبر تشفی آمیز ہی +

لندن ۱۰ اگست تک برطانیہ کی تجارتی اشیا میں سال گذشتہ کی نسبت ۱۴۹ لاکھہ روپیہ کی کمی ہوئی +

سب سے آخری حالات سے معلوم ہوا کہ ترکوں نے کورس چھوز پر قابض ہوکر اُس کو مع اور بستیوں کے آگ لگادی۔

سروبا والے گریٹ مورا داہ ایک پہاڑی پر مقیم ہیں انکی افواج سینیزا کی چوٹیوں سے اُتر آئی ہیں +

بمبی ۲۱ اگست کی تار برقی سے معلوم ہوا کہ ترکونکی فوج اب برت جن کے طرف روانہ ہوئی ہے اور باغیوں کی فوج سی این اتنرا سے مونہہ موڑ ئی ہے +

فوج ۲۱ اگست کی تار کا اظہار ہے کہ ترکوں کی فوج جو برت جن کو جاتی تھی کسی سبب سے راستہ میں ٹھہر گئی +

مانٹینگرو ۱۷ اگست کی تار جو مانٹینگرو سے آئی اُسسے ظاہر ہوا کہ ترکوں کی فوج نے بجمعیت پندرہ ہزار آدمیوں کے مقام کنیچی پر دھاوا کیا مگر باغیوں نے اُن کو شکست فاش دی سرویہ کے باغی مقام نچو میں جمع ہوتے جاتے ہیں اور بہت سے روسی لوگ بھی انکی معاونت کے لئے اُن کے شریک ہو گئے ہیں +

امیریکہ کی پارلیمنٹ نے ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی ہے کہ یہہ بات دریافت کریں کہ چاندی کے نرخ میں کسواسطے کمی آگئی ہے +

پٹیالہ ۱۴ اگست کو جناب لیپل گرفن سکرٹری گورنمنٹ پنجاب پٹیالہ میں تشریف لائے تمام اہلکاران نے اُن کی بڑی دہوم دہام سے پیشوائی کی اور مہاراجہ نابہہ وجیند بھی اُن کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے - اور کل شام کیوقت ایک دربار منعقد ہونیکی خبر تھی یہہ دربار اسواسطے ہوگا کہ مہاراجہ کی مسند نشینی کی تاریخ مقرر کیجاوے +

یورپ - بمقام سینٹ ماسو واقع یورپ میں کسیقدر لوگ مچھلی کا شکار کھیلنے گئے تھے - جب اُنہوں نے شست ڈالی تو وہ اہنی صندوق میں پھنس گئی - مگر اُسوقت جزر و مد دریا میں تھا - پس یہہ لوگ چلے آئے اور گھر میں آکر کہا کہ آج یہہ واقعہ ہوا - مگر جب سمندر میں پانی کم ہو گیا - تو یہہ لوگ گئے اور صندوق کو نکالا - اور نکالکر محصول گھر کو لیگئے جب یہہ صندوق کھولا گیا تو ساٹھہ ہزار پونڈ نقد نکلے - اور بہت سے پرامیسری نوٹ اور اور روپیوں کے ضمانت نامہ برآمد ہوئے - ہر ایک کاغذ بیش قیمت تھا - پس دیکھنا چاہئے کہ تھوڑی سی دیر میں یہہ لوگ کیا تھے اور کیا ہو گئے +

لودیانہ

اِس ہفتہ میں صرف ایک روز قدرے تقاطر ہوا مگر گرمی کی وہ گرما گرمی رہی جو عین شباب گرما میں نہیں ہوئی تھی +

پل ستلج کی مرمت شروع ہونے لگی ہے اور جو مال ہندوستان و پنجاب سے بذریعہ ریل کے آتا ہے وہ کشتیوں کے ذریعہ سے عبور کیا جاتا ہے +

اِس ہفتہ میں تین جگہہ چوریاں ہوئیں مگر چور گرفتار ہو گئے ہیں +

سنا ہے کہ قصبہ باگڑیاں میں ایک چمار نے اپنی بیوی مع اپنے بیٹے کو جان سے مارڈالا مقدمہ زیر تحقیقات ہے +

اشتہار

چونکہ لالہ بھولاناتھ صاحب نے مجھ سے ۲۲ مئی ۱۸۷۶ء کو مبلغ [illegible] بتحریر دو قطعہ رقعجات بگواہی گواہان وثبت العبد خود لیکر ۱ عدد گاڑی شکرم موجودہ ایجنسی لودیانہ ۲ عدد فروز پور گئے ہوئے ۲ عدد حسب سند رجوع رہن نامجات اثر رہن کرکے ۲ عدد اور [illegible] و سود روپیہ ماہواری یکم جون ۱۸۷۶ء سے کیا تھا بعد منقضی میعاد چند خطوط ادھر اُدھر اُن کے نام لکھے جواب نہ آیا لہذا اگر کوئی صاحب انکا پتہ مجھکو لکھے میں نہایت احسان مند ہونگا ۲۰ اگست ۱۸۷۷ء

راقم پربھہ دیال خلف حاکم رای صراف نمبردار میر لودیانہ

خفظان صحت پنجاب

اِس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئے اسلئے رپورٹ نامکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپورٹ آگئی ہے اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ ہفتہ حال میں کل اموات (۵۵۷۱) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۵۳۴۷) واقع ہوئی تھیں (۴۳) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۱۱) واقع ہوئی تھیں اموات ہیضہ اضلاع پنجاب میں حسب تفصیل ذیل ہیں شاہپور - جہلم - لاہور - نبوں - ڈیرہ اسمعیل خان - گجرات - راولپنڈی - لودیانہ - ضلع شاہپور میں (۱۹) مواضعات میں ہیضہ کی اموات درج رجسٹر ہوئیں (۸) ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئے پہلے مبتلا شدہ قصبہ خوشاب میں (۱۳) اموات اور موضع کابتاری میں (۱۰) اموات اور نئے مبتلا شدہ ہندوان میں (۵) درج رجسٹر ہوئیں اِن میں سے اور کسی میں (۲) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہیں - ضلع جہلم میں صرف ایک موضع یعنے چکلے پولیس اسٹیشن للا میں یہہ مرض ہفتہ حال میں برپا ہوا جس میں (۲) اموات اس مرض سے درج رجسٹر ہوئیں پہلی مبتلا شدہ جگہوں میں سے قصبہ تلہ گنگ میں (۶) اموات چک شافی میں (۴) پلے مار میں (۳) اور پنڈ دادنخان میں ایک موت درج رجسٹر ہوئی - ضلع لاہور میں دو ضلع گیلن و ساہن ہاتیر ہفتہ حال میں اس مرض میں نئے مبتلا ہوئے (۱) موت موضع گیلن میں اور (۲) اموات موضع ساہن ہاتیر میں درج رجسٹر ہوئیں باقی (۲) اموات پہلے مبتلا شدہ موضع شاہ عنایت پولیس اسٹیشن چونیاں میں درج رجسٹر ہوئیں - ضلع نبوں میں اموات ہیضہ صرف (۲) تھی مبتلا شدہ جگہوں یعنے سوہالا و گودی و سوکا پولیس اسٹیشن سوکا میں ہوئی -